اوراسباب کی بھی کمی تھی۔ پس اندریں صورت حالات کتابت کا انتظام واہتمام سخت دشوار تھا۔ کتابت قرآن ہی کا جوالتزام کیا گیا یہی غنیمت اور بسا غنیمت تھا۔

چہارم یہ کہ یہ امر ظاہر ہے کہ تمام حدیثیں بیک وقت اور ایک مجلس میں آپ سے ظہور پذیر نہیں ہوئیں بلکہ جس طرح قرآن مجید تیئس ۲۳ سال کی طویل مدت میں حسب ضرورت تھوڑا تھوڑا آپ پر نازل ہوا۔ اسی طرح احادیث بھی حسب ضرورت وحاجت صبح وشام اور لیل ونہار کے مختلف اوقات میں اتنی ہی مدت طویل میں آپ سے صادر وظاہر ہوئیں۔ کیونکہ آپ کا ہر قول وفعل واجب العمل اور ضروری الاتباع ہے تاوقتیکہ کوئی قوی دلیل خلاف میں موجود نہ ہو۔ پس اس صورت میں بھی جمع وکتابت حدیث کا انتظام نہ صرف دشوار بلکہ محال وخارج از طاقتِ بشر تھا۔ پس آپکا حدیثوں کا کوئی مجموعہ لکھواکر نہ چھوڑنا عدم حجیت حدیث کی دلیل ہرگز نہیں قرار دیا جاسکتا۔ علاوہ ازیں اگر آپ کچھ حدیثیں جمع کراکر چھوڑ جاتے تو آئندہ بہت ممکن تھا کہ یہ اختلاف اور جھگڑا پڑ جاتا کہ کچھ لوگ اس مجموعہ ہی کو صحیح جانتے اور اس سے خارج دوسری حدیثوں کو انکار کردیتے اور کہدیتے کہ وہ حدیث اس مجموعہ رسول میں نہیں ہے اس لئے وہ حدیث رسول ہی نہیں ہے، یا ممکن تھا کہ کوئی مخالف اسلام موقع ڈھونڈھ کر اس مجموعہ کے اندر کمی وبیشی کردیتا۔ یا بعض دوسرے لوگ اس مجموعہ کو ناقابل اعتماد سمجھنے لگتے اور بمقتضائے طبیعت بشری کے ضد اور نفسانیت سے اسپر اعتراض کرتے یا اس کو تسلیم ہی نہ کرتے تو بجائے اصلاح اور ہدایت کے اور موجب فتنہ وضلالت ہوجاتا پس ان وجوہ سے آپ کا حدیثوں کو جمع نہ کرانا ان کے لکھانے سے زیادہ مفید اور سودمند وقرین مصلحت تھا۔ پس آپ کے کوئی خاص مجموعۂ حدیث نہ چھوڑنے سے احادیث کی عدم حجیت لازم نہیں آتی اور اسکو حدیث کے حجت شرعی کی نفی پر ہرگز محمول نہیں کیا جاسکتا۔ کلا ثم کلا

(باقی)

مسلم سے خطاب

(از عبداللہ صاحب مضطر مبارکپوری متعلم رحمانیہ)

خودی میں ڈوب کے محوِ سرور کرتا جا
نقوش غم میں مسرت کا رنگ بھرتا جا

ڈبونا چاہے زمانے کی موج جتنا تجھے
فنا کے بحر سے اُتنا ہی تو اُبھرتا جا

نہ آئے حرفِ شکایت کبھی زباں پہ تری
تو پڑ کے شعلۂ کلفت میں خود نکھرتا جا

دکھادے سارے زمانے کو جذبۂ ملت
جو چھیڑے کوئی تو تو اور بھی بپھرتا جا

نہ توڑ ملتِ بیضا کے جام وساغر کو
اسی سے بیخود وسرمست سب کو کرتا جا

نقوش دولت وعزت کے تیرے مٹنے لگے
تو پھر سے ان میں وہی کہنہ رنگ بھرتا جا

نہیں زمانے میں پہلی سی اب جہاں بانی
مثال تازہ عمرؓ کی ذرا تو کرتا جا

ہے بیٹھی گھات میں برقِ شرر فشاں تیری
نگاہِ قہر سے اس کو بھی سرد کرتا جا

تو دیکھ اب نہ نشیب وفراز دھر نہ دیکھ!
اٹھ اور غیر کی چشم عتاب وقہر نہ دیکھ!